

مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، اگر کسی جلدی بیماری کی وجہ جسم پر زخم بن جائیں تو ایسے مریض کو مکمل وضو کرنا ہو گا یا تیمم کرے گا، نیز غسل کے بارے کیا حکم ہے؟



بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب حامدا و مصليا و مسلما

واضح رہے کہ اگر اعضاء وضو (چہرہ، دو ہاتھ، دو پاؤں) میں سے اکثر پر زخم ہوں، تو تیمم کرے ورنہ صحیح اعضاء کو دھوئے اور زخموں پر مسح کرے، غسل کا بھی یہی حکم ہے مگر اسمیں اعضاء کے عدد کی بجائے پورے بدن کی پیمائش کو دیکھا جائیگا، اگر آدھے سے زائد بدن پر زخم ہوں، تو تیمم کرے اور اگر آدھے بدن پر یا اس سے کم پر ہوں تو مسح کرے، لیکن اگر صحیح حصہ کے دھونے سے زخم پر پانی پہنچے اور اس کو مضر ہو تو کل پر مسح کرنا درست ہے، کیونکہ تندرست بدن پر پانی بہانے سے زخمی حصہ کو پانی سے بچانا مشکل ہو تو تندرست حصہ بھی زخمی بدن کے حکم میں شمار ہوگا۔

۱. قال في شرح التنوير تیمم لو كان اكثره اي اكثر اعضاء الوضوء عدد او في الغسل مساحة مجروحا او به جدرى اعتبارا للاكثر وبعكسه يغسل الصحيح ويمسح الجريح وكذا ان استويا غسل الصحيح من اعضاء الوضوء ولا رواية في الغسل ومسح الباقي منها وهو الاصح لأنه احوط فكان اولی ، وفي الشامیة (قوله وبعكسه) وهو لو كان اكثر الاعضاء صحیحا يغسل الخ لكن إذا كان یمكنه غسل الصحيح بدون إصابة الجريح والایتمم حلیة فلو كانت الجراحة بظهره مثلا وإذا صب الماء سال علیها یكون ما فوقها في حکمها فیضم إليها كما بحثه الشرنبلالی في الامداد - وقال تحت (قوله ولا تویة في الغسل) ورجح في البحر تصحیح الثاني (اي الغسل والمسح) بأنه احوط وتنعه في المتن (ردالمحتار ص ۲۳۷ ج ۱)
۲. ويمسح نحو مفتصد وجريح علی کل عصابة مع فرجتها في الأصح ان ضره الماء أو حلها ومنه أن لا یمكنه ربطها بنفسه ولا یجد من یربطها. انكسر. ظفره فجعل علیه دواء أو وضعه علی شقوق رجله دواء أجرى الماء علیه ان قدر والا مسحها والا تركه . الخ (الدرالمختار مع الشامی نعمانیه ص: ۱۸۶، ج: ۱، باب المسح علی الخفین - مطلب في لفظ كل إذا دخلت علی منکر الخ (فتاوی محمودیه ج ۸/ ۲۵۰). والله تعالی اعلم بالصواب

العبد الضعیف

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۳۴۲/۱۰/۱۲

۲۰۲۱/۰۵/۲۳



الجواب صحیح
محمد رفیق بیگ عفی عنہ
۱۲/۱۰/۲۰۲۱

الجواب صحیح
سید محمد